DOI: https://doi.org/10.52015/albasirah.v14i1.8008

Al-Basirah البصيرة

V. 14, Issue 01, (June 2025)

Journal Home Page: https://albasirah.numl.edu.pk/

ISSN E: 2520-7334 ISSN P: 2222-4548

# یوٹیوب سے کمائی اور تعاون علی المعصیۃ کے پہلوؤں کا حنفی فتاویٰ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

# An Analytical Study of Earning through YouTube and Its Aspects of Cooperation in Sin in the Light of Ḥanafī Fatāwā

**Hamza Shoaib, Dr. Hafiz Abdul Basit Khan**

Visiting Faculty Member, SZIC, PU, Lahore, Pakistan. Email: Hafizhamza373@gmail.com

Professor, SZIC, PU, Lahore, Pakistan. Email: basit.szic@pu.edu.pk

**Received: 04 May | Revised: 15 June | Accepted: 29 June | Available Online: 30 June**

***ABSTRACT***

In today's digital age, there are numerous emerging avenues to earn money online, with YouTube standing out as one of the most popular and influential platforms. However, a critical concern frequently raised is whether monetizing YouTube content—particularly through advertisements—constitutes cooperation in sin (taʿāwun ʿala al-maʿṣiyah). It is the responsibility of contemporary scholars to examine this issue thoroughly and provide clear religious guidance. Monetization on YouTube has become one of the most debated and complex topics in modern Islamic finance and ethics. The already available literature discusses earning through YouTube, in social and economic perspectives, however in term of sharia ruling about that, various Fatawa are issued to clarify the status of YouTube earning in the light of Islam. Although many scholars have already issued fatwas and guidelines regarding YouTube earnings, the dynamic and ever-evolving nature of the platform has led to a wide range of interpretations. Through qualitative research methodology, this paper has selected various Hanafi Fatawa issued in Pakistan regarding YouTube earning. Moreover, recent updates to YouTube's monetization policies and the introduction of new revenue streams have broadened the scope for further inquiry. This study aims to bridge the existing knowledge gap by critically reviewing earlier scholarly positions, identifying the most sound and balanced viewpoint, and analyzing new methods of earning on YouTube in light of Sharia principles. It concludes that earing through You Tube is allowed if the content is lawful in Islam otherwise not, but promoting immoral behavior through ads is not allowed.

In conclusion, the income earned by a content creator through uploading videos and receiving increasing viewership can be deemed permissible when classified under the category of Hiba (gift).

**Keywords:** YouTube Earning, AdSense, Online Earning, Islamic economics, Sharia Rulings, Hanafi Fatawa.

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors. Correspondence Author: Hafizhamza373@gmail.com

**Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/

*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

## تعارف موضوع:

ہر دور کے فقہاء کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے زمانے کی پیش آمدہ نئی صورتوں کے حکم شرعی میں غور و فکر کریں اور عوام کو اس کے متعلق آگاہی فراہم کریں۔ آج کل آن لائن کمائی کی بھی نت نئی صورتیں آچکی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم اور کثیر الوقوع صورت یوٹیوب سے آمدنی کا حصول ہے اور اس میں تعاون علی المعصیت کا سوال زبان زد عام ہے۔ معاصر فقہاء کرام کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس کثیر الوقوع صورت کے حکم شرعی کی تلاش میں کوشش واجتہاد کریں۔ الحمدللہ کئی معاصر علمانے اس کے متعلق بھی شرعی احکامات بیان کئے، لیکن نئی صورت اور پیچیدہ طریقہ کار ہونے کے باعث کئی اختلافی آراء سامنے آئیں۔ پھر اس کے علاوہ ماضی قریب میں پرانے طریقہ کار میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ چند مزید طریقہ کار بھی سامنے آئے، جس سے تحقیق و تفتیش کی راہ مزید ہموار ہوئی۔ سوال کی اہمیت کا تقاضا یہ تھا کہ ما قبل آراء کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے، راجح موقف کی تلاش کی جائے اور نئی صورتوں کے متعلق غور و فکر کیا جائے تاکہ اختلاف کی بجائے اتفاق کا حصول ممکن ہو اور افہام و تفہیم میں اضافہ ہو۔ زیر بحث گفتگو اسی خلا کو پر کرنے کی کوشش ہے۔

## منہج تحقیق:

مقالہ ھذا میں تجزیاتی منہج تحقیق اختیار کیا گیا ہے جس میں یوٹیوب سے کمائی کے متعلق معاصر حنفی فتاویٰ کا تجزیہ کیا جائے گا۔

## سابقہ کام کا جائزہ:

مقالہ ھذا کا بنیادی و اصولی موضوع "تعاون علی المعصیت" ہے جس پر کئی اہل علم بالخصوص برصغیر میں گراں قدر تحقیقات کی گئی ہیں، اور اس کے نتیجے میں اس موضوع پر کئی مستقل کتب و رسائل وجود میں آئے؛ مثلاً:

1. د. عبدالله بن راضي المعيدي، الإعانة على الإثم وأثره في المعاملات المالية
2. حمد يحيى الكمالى، معايير حرمة التعاون على الاثم فى المعاملات المالية
3. د. خالد بن زيد الجبلى، الاعانة على المعصية فى المعاملات المالية
4. شيخ محمد شفيع، تفصيل الكلام فى مسئلة الاعانة على الحرام
5. صلاح محمد ابو الحاج، خلاصة الكلام فى مسئلة الاعانة على الحرام

البتہ اس اصولی نوعیت کی ابحاث کی خاص یوٹیوب پر ویڈیو اپلوڈ کرنے کی صورت پر انطباق کرنا ایک مستقل تحقیقی کام تھا، لہذا مبحوث عنہ موضوع پر معاصر حنفی فقہا کی کوئی تصنیف یا تحقیقی مقالہ تو منظر عام پر نہ آسکا البتہ کئی اکابر و جید فقہانے اس پہلو کے انطباق اور جواز و عدم جواز پر اپنے اپنے طور پر فتاویٰ جات جاری فرمائے۔ لیکن موضوع کی جدت اور ٹیکنکل معلومات کی تبدیلی کے باعث ان فتاویٰ جات میں کئی اختلافی آراء پیدا ہو گئیں۔ مقالہ ھذا میں اس موضوع کے متعلق معاصر حنفی فتاویٰ جات کی آراء کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے، جسے آج تک موضوع بحث نہیں بنایا گیا۔

## ایڈز (Ads):

یہ یوٹیوب سے آمدنی کا سب سے مشہور اور کثیر الوقوع طریقہ کار ہے۔ اس میں دو طرح سے ارننگ (آمدنی) ہو سکتی ہے:

i. ویڈیو ایڈز:

یوٹیوب (YouTube) کمپنی ویڈیو تخلیق کار (ویڈیو بنانے والے) کو یہ سہولت فراہم کرتی ہے کہ وہ اپنی ویڈیو اس کے پلیٹ

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

فارم پر اپلوڈ کر سکتا ہے، جہاں سے دنیا میں موجود کوئی بھی شخص اس کی ویڈیو کو آن لائن دیکھ سکتا ہے۔ تخلیق کار کے اپنی ویڈیو (Video) یوٹیوب پر اپلوڈ کرنے کے بعد جب صارف (user) ویڈیو دیکھتا ہے تو یوٹیوب اس ویڈیو کو دکھاتے ہوئے ساتھ مختلف ایڈز بھی دکھاتا ہے۔

- **ایڈز کی نوعیت:**

ان کی نوعیت مختلف ہو سکتی ہے:

- کبھی ویڈیو کے آغاز سے پہلے چند سیکنڈز کا اشتہار چلتا ہے، پھر ویڈیو شروع ہوتی ہے۔
- کبھی ویڈیو درمیان سے رک جاتی ہے اور چند سیکنڈز کا اشتہار چلنے کے بعد دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بالا دونوں اشتہارات کبھی ان سکیپ ایبل (Non-skippable) بھی ہوتے ہیں یعنی انہیں ختم ہونے سے پہلے ہٹایا نہیں جا سکتا۔
- کبھی ویڈیو کے اختتام پر چند سیکنڈز کا اشتہار چلتا ہے۔
- کبھی ویڈیو کے دوران نیچے چھوٹا سا اشتہار چلتا رہتا ہے۔ یہ اکثر لکھائی (Text) کی صورت میں ہوتا ہے۔
- یوٹیوب ایپ یا پیج پر مختلف جگہوں مثلاً ویڈیو کے دائیں، نیچے اوپر اشتہار لگا رہتا ہے۔

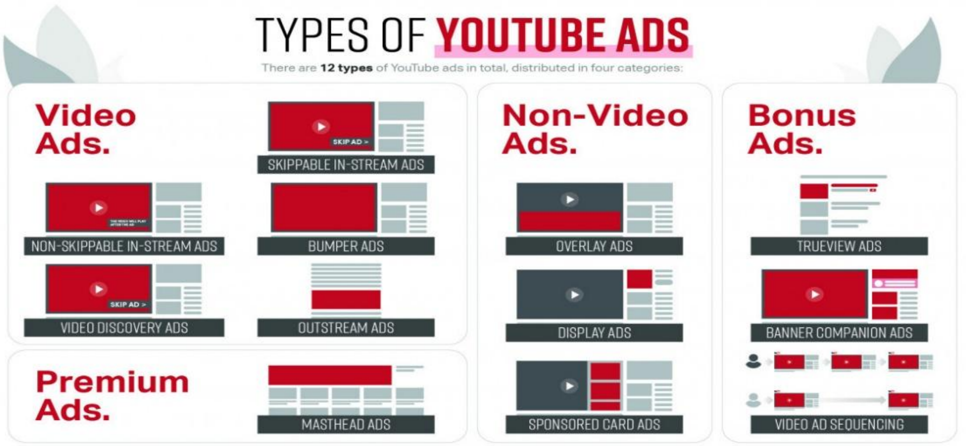


- **ارننگ (آمدنی) کی تقسیم کاری کا طریقہ کار:**

یوٹیوب کے مطابق اشتہارات سے آمدن دو طرح سے ہوتی ہے:

- شارٹ دیکھنے والے کا اشتہار دیکھنا (جسے ایڈ (Ad) امپریشن (Impression) بھی کہتے ہیں۔)
- اشتہار پر کلک کرنا

ویڈیو پر کتنے ایڈ نظر آئے؟ کس قسم کے چلے؟ کس اشتہار پر کتنی بار کلک ہوا؟ ان سب چیزوں کی گنتی ہوتی رہتی ہے، اور کلک یا امپریشن پر کتنی رقم یوٹیوب کی طرف سے ملے گی، یہ سب چیزیں کاؤنٹ ہوتی رہتی ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر ڈیٹا محفوظ (save) ہو جاتا ہے، یعنی کوئی بھی اپنی کسی بھی ویڈیو کی آمدنی معلوم کرنا چاہے تو ساری تفصیل دیکھ سکتا ہے، البتہ اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا کوئی پیمانہ مقرر نہیں ہے، بلکہ یوٹیوب اپنے خفیہ طریقہ کار کے مطابق آمدنی بھیجتا رہتا ہے۔

OPEN ACCESS Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

**.ii شارٹ ایڈز:**

اس طریقہ کار میں شارٹ ویڈیو کے آغاز، درمیان یا آخر میں اشتہارات نہیں لگتے، بلکہ الگ سے ایک مستقل شارٹ کی جگہ پر اشتہارات آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر شارٹ سے پہلے یا بعد میں اشتہار نہیں آتا، بلکہ ایک مخصوص تعداد میں شارٹس (مثلاً چار، سات یا دس شارٹس) گزرنے کے بعد اشتہار آتا ہے، اور اس طریقہ کار میں فقط انہی افراد کو ہی رقم نہیں ملتی، جن کی شارٹ ویڈیو سے متصل پہلے یا بعد میں اشتہارات نظر آئیں اور صارف نے اسے مکمل دیکھا ہو، بلکہ تمام شارٹس بنانے والوں کو رقم تقسیم کی جاتی ہے، چاہے ان کی شارٹ سے متصل کوئی اشتہار نہ ہو بلکہ چاہے اوپر یا نیچے کی دس، پندرہ یا اس سے بھی زائد شارٹس میں کوئی اشتہار نہ ہو، یا اشتہار تو ہو لیکن صارف اسے حذف کر دے، پھر بھی رقم ملتی ہے۔

## ارننگ (آمدنی) کی تقسیم کاری کا طریقہ کار:

اس طریقہ کار میں یوٹیوب "Ads revenue Sharing model" کے ذریعے ارننگ (آمدنی)(Earning) کی تقسیم کاری کرتا ہے۔ "Ads revenue Sharing model" یہ ہے کہ ہر ماہ کے آخر میں، اس ماہ میں پوری دنیا میں "یوٹیوب شارٹس" کے صفحے پر لگنے والے تمام ایسے اشتہارات، جس سے پہلے اور بعد میں صارف کے سامنے کوئی شارٹ ویڈیو آئی ہو، ان تمام کی آمدنی (جس میں جائز و ناجائز تمام طرح کے اشتہارات کی آمدن شامل ہوتی ہے۔) میں سے ایک مخصوص حصہ کو الگ کر کے اس کا ایک تخلیق کار پول (Creator pool) بنالیا جاتا ہے، جو کہ ہر ماہ شارٹس کی نوعیت اور چند دیگر چیزوں کو مد نظر رکھ کر طے کیا جاتا ہے، لہذا یہ تناسب ہر ماہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بعد اس پول میں سے ہر ملک کا حصہ اس ملک میں دیکھی جانے والی شارٹس ویڈیوز کے ویوز کو مد نظر رکھتے ہوئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ پھر وہاں سے یوٹیوب کی شرائط اور رقم کے حصول کے معیار پر پورا اترنے والے کا اس کی تمام شارٹس ویڈیوز کے ویوز (Views) کے فیصدی حصے کے مطابق حصہ مقرر کیا جاتا ہے لیکن اس مقررہ فیصدی حصے میں سے اسے 45 فیصد حصہ دیا جاتا ہے اور باقی یوٹیوب اپنے دیگر کاموں میں استعمال کرتا ہے۔ مثلاً اگر پورے ملک کے شارٹس ویوز (Views) کی تعداد ایک کروڑ (10M) ہو اور کسی چینل کی تمام شارٹس پر اس ماہ میں تین لاکھ (300K) ویوز ہوں تو اسے تخلیق کار پول میں سے (تین فیصد کا پینتالیس فیصد؛ یعنی) 1.35 فیصد رقم دی جائے گی۔

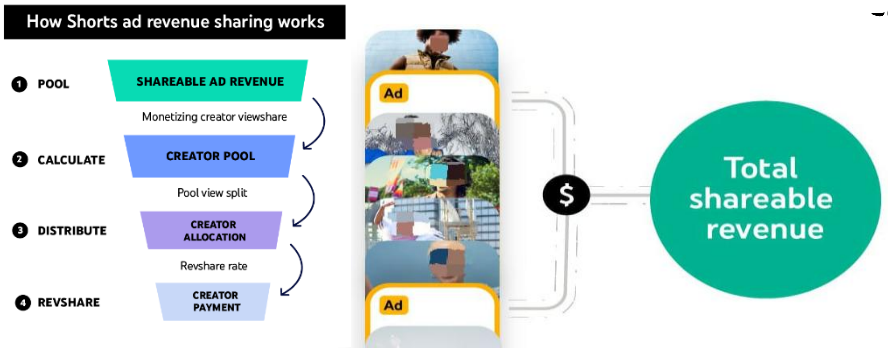


## اشتہارات کے طریقہ کار سے متعلق اہم نکات:

مذکورہ بالا ایڈز کے دونوں طریقوں میں چند مزید باتیں بھی قابل ذکر ہیں:

1. اشتہارات کے فارمیٹ (Format) مختلف ہوتے ہیں۔ تصاویر اور ویڈیو پر مشتمل بھی ہوتے ہیں، جن میں بے پردہ

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

خواتین اور میوزک بھی ہو سکتا ہے، اور فقط تحریر والے بھی ہوتے ہیں۔ اشتہار کا فارمیٹ کونسا ہو یہ تو خود منتخب کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اشتہار کی کیٹا گری (category) بھی منتخب کی جاسکتی ہے، لیکن مخصوص اشتہارات کو منتخب نہیں کیا جا سکتا، مثلاً یہ تو منتخب کیا جا سکتا ہے کہ کپڑوں کے متعلق اشتہارات آئیں لیکن اس میں سے کون سے اشتہارات نظر آئیں، میوزک ہو یا نہ ہو، فحش و ناجائز تصاویر ہوں یا نہ ہوں، اس کو منتخب نہیں کیا جا سکتا؛ اسی لئے جائز و ناجائز ہر طرح کے اشتہارات نظر آتے ہیں۔ البتہ تخلیق کار اگر یوٹیوب مونیٹائیزیشن پالیسی (monetization policy) کا حصہ ہو تو کسی مخصوص اشتہار کو بلاک کر سکتا ہے، لیکن مستقبل کے اشتہارات کا انتخاب کرنا فی الوقت تخلیق کار کے لئے ممکن نہیں۔

2. تخلیق کار (ویڈیو بنانے والے) کو رقم ملنے سے پہلے نہ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کسی خاص شارٹ یا تمام شارٹس سے اوپر یا نیچے کتنے ایڈ نظر آئیں گے یا کتنے اشتہارات پر کلک ہو گا؟ اور نہ ہی اس کا کوئی معیار یا پیمانہ مقرر ہوتا ہے کہ فلاں قسم کے اشتہارات کو دیکھنے یا کلک کرنے پر اتنی رقم ملے گی، کیونکہ یوٹیوب (AdSense/YouTube) ہر اشتہار کو دکھانے اور کلک (Click) کروانے کا اپنی صواب دید اور مخصوص طریقہ کار (جو وہ کسی کے ساتھ شئیر (Share) نہیں کرتا، اس کے مطابق الگ سے ریٹ مقرر کرتا ہے جو کہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

3. عمومی طور پر جس طرح کی ویڈیو ہو گی، جس جگہ دیکھی جائے گی اور جو شخص دیکھ رہا ہو گا؛ ان تینوں چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی ایڈز دکھائی دیتے ہیں مثلاً اگر گاڑیوں کی ویڈیو ہے تو عموماً اسی طرح کے ایڈز ہوں گے۔ یونہی یوزر نے کچھ دیر قبل جس طرح کی سرچ کی ہو گی تو اسی طرح کا ایڈ اسے دکھائی دے گا، لیکن یہ کوئی حتمی نہیں ہے۔

## یوٹیوب پریمئیم (YouTube Premium):

"YouTube Premium subscription revenue sharing model" یہ ہے کہ یوٹیوب اپنی ایپ پر بغیر ایڈز کے ویڈیوز دیکھنے اور کچھ مزید سہولیات فراہم کرنے کے عوض میں سبسکرپشن فیس (Subscription fee) وصول کرتا ہے۔ یوٹیوب، پریمیم سبسکرپشن (Premium subscription) سے حاصل ہونے والی کل رقم کا 45 فیصد حصہ شارٹس بنانے والے افراد کو اس خاص ملک میں سبسکرپشن کی سہولت حاصل کرنے والے افراد کے کل شارٹس ویوز (Views) اور ڈاون لوڈز (Downloads) کے تناسب سے تقسیم کرتا ہے۔

## چینل ممبر شپ (Chanel Membership):

لوگ آپ کے چینل کی ممبر شپ کے حصول کے لئے ماہانہ ایک مخصوص رقم دیتے ہیں، جس کی وجہ سے آپ انہیں مخصوص ویڈیوز تک رسائی دے سکتے ہیں۔ یوٹیوب، چینل ممبر شپ سے حاصل ہونے والی رقم میں سے کچھ فیصدی رقم چینل بنانے والے کو دیتی ہے۔[1]

## سپر تھینکس (Super Thanks):

ویڈیو یا شارٹ پر کمینٹ کرنے والے یوٹیوب کو کچھ رقم دیتے ہیں، جس کے عوض ویڈیو کے کمینٹ سیکشن پر ان کا کمینٹ ہائی

1 https://support.google.com/youtube/answer/7636690 (Retrieve date: 16-12-2024)


This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

لائٹ ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے نظر آتا ہے۔ یوٹیوب ویڈیو تخلیق کار کو اس میں سے 70 فیصد رقم کی ادائیگی کرتا ہے۔[1]

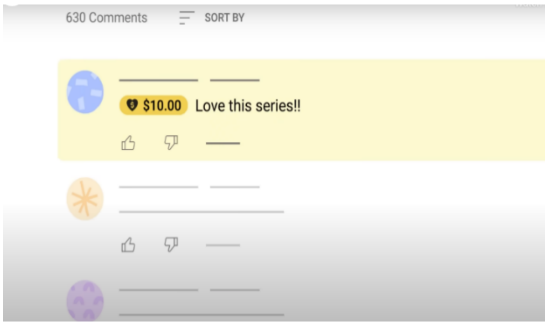


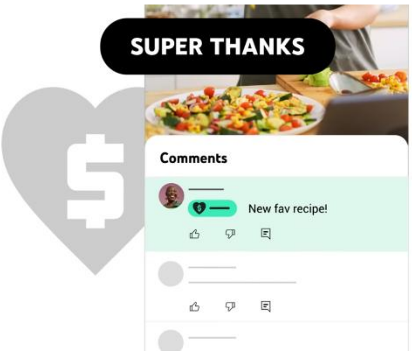


## سپر چیٹ(Super Chat):

ویڈیو یا شارٹ پر کمینٹ کرنے والے یوٹیوب کو کچھ رقم دیتے ہیں، جس کے عوض وہ افراد ویڈیو کے کمینٹ سیکشن پر اپنا مخصوص اپنی میڈ ٹیسٹ کمینٹ کر سکتے ہیں۔ یوٹیوب ان کے کمینٹ کو ہائی لائٹ کرتا ہے اور باقی کمنٹس سے اوپر دکھاتا ہے۔

## سپر سٹیکرز(Super Stickers):

ویڈیو یا شارٹ پر کمینٹ کرنے والے یوٹیوب کو کچھ رقم دیتے ہیں، جس کے عوض ویڈیو کے کمینٹ سیکشن پر وہ مخصوص اینیمیٹڈ سٹیکرز(animated stickers) کمنٹ(Comment) کر سکتے ہیں۔ جو کہ باقی کمنٹس سے ممتاز ہوتے ہیں۔[2]

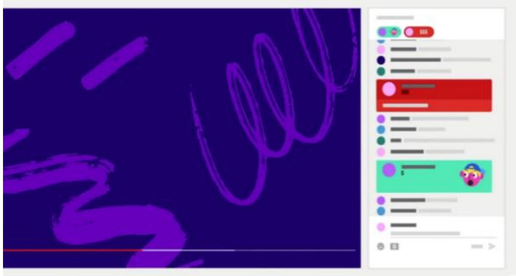

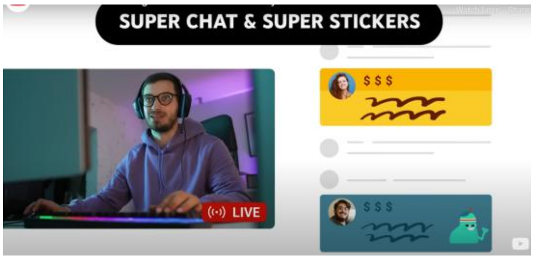


## شرعی تکییف واحکامات:

یوٹیوب پر ایڈز چلانے کی اجازت دینا(مونیٹائزیشن آن کرنا) اور اس کی آمدن ہمارے زمانے کا معرکۃ الآرا اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس معاملے میں علما کی نہایت مختلف و متضاد آراء بھی موجود ہیں، پھر ان آراء کی علتوں میں بھی اختلاف موجود ہے۔ ذیل میں اس اختلافی بحث کو قدرے آسان اور مرتب انداز میں بیان کیا گیا ہے، اور ساتھ ہی ان آراء پر تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔ تفہیم کی خاطر اس بحث کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1. یوٹیوب پر ایڈز چلانے کی اجازت دینا
2. اس سے حاصل ہونے والی آمدن کا شرعی حکم

## یوٹیوب پر ایڈز چلانے کی اجازت دینا:

ایک نہایت اہم سوال یہ ہے کہ یوٹیوب پر دیگر تخلیق کاروں (ویڈیو بنانے والوں) کی طرف سے اپلوڈ کی گئی ویڈیوز اور خود کمپنی

1 https://support.google.com/youtube/answer/10879035 (Retrieve date: 16-12-2024)
2 https://support.google.com/youtube/answer/9277801 (Retrieve date: 16-12-2024)

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

کی طرف سے اپلوڈ کئے گئے اشتہارات جائز و ناجائز دونوں قسم کے ہوتے ہیں اور اس بات کا بھی احتمال ہوتا ہے کہ ہم تو دینی یا جائز مواد پر مشتمل ویڈیو یا شارٹ اپلوڈ کریں، لیکن ویڈیو سے پہلے، درمیان، اس کے بعد، یا ویڈیو کے دائیں یا نیچے ایپ پر کوئی ناجائز اشتہار صارفین (Viewer) کے سامنے آجائے یا شارٹ سے پہلے یا اس کے بعد ایسی شارٹ ویڈیو نظر آجائے جو غیر شرعی و ناجائز ہو، تو کیا یہ اس معصیت (گناہ) میں تعاون کہلائے گا؟

موجودہ اکثر علما کی رائے کے مطابق یہ "تعاون علی معصیت" میں داخل ہوگا۔ مثلاً:

دار العلوم کراچی سے جاری ہونے ایک فتوی میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ یوٹیوب وڈیو پر جو اشتہار نظر آتا ہے، وہ اسی صورت میں ہی جائز ہے کہ اس میں کوئی غیر شرعی امر موجود نہ ہو، جیسے موسیقی اور نامحرم خاتون کی تصویر وغیرہ، اس کے ساتھ ساتھ جس کاروبار کی تشہیر کی جارہی ہو، وہ کاروبار بھی ناجائز نہ ہو، جیسے شراب بنانے والی کمپنی یا سودی کاروبار میں ملوث کوئی ادارہ وغیرہ، تاہم چونکہ یوٹیوب پر اکثر نظر آنے والے اشتہارات میں یہ پہلو موجود ہوتا ہے، اسلئے اسے ذریعہ معاش نہیں بنانا چاہئے۔[1]

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی) کے ایک وائرل فتوے میں موجود ہے کہ چونکہ یوٹیوب پر اکثر اشتہارات بے حیائی، بے پردگی اور موسیقی پر مشتمل ہوتے ہیں اس لئے یوٹیوب انتظامیہ کو یہ اختیارات دینا ناجائز ہے کہ وہ آپ کی وڈیو پر کوئی اشتہار لگائے، یہ فعل تعاوُن علی المعصیۃ کے ذیل میں آتا ہے، جو کہ ناجائز ہے۔[2]

جامعہ فاروقیہ کراچی سے جاری ہونے والے فتوے میں بھی یوٹیوب وڈیو پر نظر آنے والے اشتہارات کو ناجائز قرار دیا گیا ہے اور اان شتہارات کو اپنی وڈیوز پر لگانے کی اجازت دینے کو تعاوُن علی المعصیۃ قرار دیا گیا ہے۔[3]

اس کے علاوہ بعض فتاوی جات میں مشروط طور پر (یعنی رضامندی و اجازت نہ دینے) کی صورت میں جواز بیان کیا گیا۔ مثلاً:

جامعہ عثمانیہ پشاور کے فتوے کے الفاظ ہیں: "اشتہارات کی کیٹیگریز فلٹر کرنے کے باوجود اگر کسی ناجائز پراڈکٹ کا اشتہار یا فحاشی کو ترویج دینے والا اشتہار لگ جائے یا اس اشتہار میں کوئی اور غیر شرعی مواد مثلا: میوزک، وغیرہ پایا جاتا ہو تو ایسی صورت میں یوٹیوب چینل کے مالک کی رضامندی اور اجازت اگر شامل نہ ہو تو اس پر وبال نہ ہوگا۔"[4]

جامعہ الرشید کے ایک فتوے میں بھی تقریباً اسی طرح کی حکم لگایا گیا ہے کہ وڈیو کے مالک کو چاہئے کہ اشتہارات کے سلسلے میں فلٹر لگائے تاکہ ناجائز اشتہارات سے بچ جائے، تاہم اس کے باوجود کسی کو آپ کی وڈیو دیکھتے ہوئے وہ اشتہار نظر آئے تو اس کا

---

1 Darul Ifta, Darul Uloom Karachi, Tabweeb, Vol 49, Fatwa No:1662, https://www.suffahpk.com/you-tube-chenal-banany-or-us-ki-kamai-ka-hukum/, (Retrieve date: 16-06-2025)

2 Dar-ul-Ifta Ihl-e-Sunnat, Fatwa no:8129, https://www.fatwaqa.com/ur/fatawa/gunah/video-par-na-jaiz-ads-lagwana-8129, (Retrieve date: 16-12-2024)

3 Fatwa No: 162/176, Dar Ul ifta Jamia Farooqia Karachi, https://www.farooqia.com/course/%DB%8C%D9%88%D9%B9%DB%8C%D9%88%D8%A8-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D9%B9%DA%A9-%D9%B9%D8%A7%DA%A9-%D9%BE%D8%B1%D9%88%DB%8C%DA%88%DB%8C%D9%88%D8%B2%D8%A8%D9%86%D8%A7%DA%A9%D8%B1-%D9%BE%DB%8C%D8%B3%DB%92-%DA%A9/, (Retrieve date: 04-06-2025)

4 Dar-ul- Ifta Jamia Usmania Peshawar, Fatwa no. 3166/297/322 https://usmaniapsh.com/read_question/14443575 (Retrieve date: 12-11-2024)

OPEN ACCESS Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

گناہ آپ کو نہیں ہوگا۔[1]

اگرچہ فی الوقت تو ایسی کوئی وقوعی صورت حال علم میں نہیں کہ یوٹیوب ویڈیو بنانے والے کی رضامندی کے بغیر ایڈ لگا دے، کیونکہ ماضی میں ویڈیو پر ایڈ اسی وقت آتے تھے جب تخلیق کار (Creator) مونیٹائزیشن پالیسی (جس میں واضح طور پر ویڈیو پر ہر قسم کے اشتہارات لگانے کی صراحت ہوتی تھی، اس) پر رضامندی کا اظہار کرتا تھا۔ اور اب پالیسی تبدیل ہونے کے بعد چینل بناتے وقت ہی جس پالیسی اور شرائط و ضوابط کی رضامندی کا اظہار ضروری ہے، اس میں ہی یہ بات درج ہوتی ہے۔ البتہ اس قسم کے فتاویٰ بھی مفہوم مخالف سے یہ واضح کر رہے ہیں کہ اگر رضامندی پائی گئی (جیسا کہ عمومی صورت میں ہوتا ہے) تو یہ تعاون علی المعصیت میں آئے گا اور اس کا گناہ ویڈیو اپلوڈ کرنے والے کو بھی ہوگا۔

## ایک اہم پہلو:

مندرجہ بالا اکثر فتاویٰ جات اس وقت کی تفصیلات پر مشتمل ہیں، جب یوٹیوب پر کسی ویڈیو پر اس وقت تک اشتہارات نہیں آتے تھے، جب تک چینل مونیٹائزیشن پالیسی کو قبول نہ کر لیا جائے۔ لہذا ان میں سے اکثر فتاویٰ میں ویڈیو اپلوڈ کرنے کا تو جواز بیان کیا گیا، لیکن مونیٹائزیشن پالیسی اور اشتہارات لگانے پر رضامندی کو تعاون علی المعصیت قرار دیا گیا، لیکن اب (تقریباً دو سال پہلے سے) چونکہ یوٹیوب پالیسی تبدیل ہو گئی اور چینل بنانے کے آغاز میں ہی اشتہارات لگانے پر رضامندی کا اظہار ضروری ہو گیا اور ویڈیو اپلوڈ کرنے والے کے پاس یوٹیوب کو اس سے روکنے کا بھی کوئی اختیار نہیں[2]، سوائے یہ کہ چینل بند کر دیا جائے، تو انہی فتاویٰ جات کی روشنی میں علت مشترکہ کے پیش نظر یوٹیوب پر چینل بنانا ہی ناجائز قرار پائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ طریقہ کار کو دیکھتے ہوئے جب جامعہ بنوریہ نے اپنے فتوے پر نظر ثانی (Revise) کی تو یوٹیوب چینل بنانے کے ہی عدم جواز کا فتویٰ دیا۔[3]

اور جس طرح نئے چینل بنانے والے کا پالیسی سے رضامند ہونا ضروری ہے، اسی طرح پرانے چینل والوں کو بھی اپنا چینل برقرار رکھنے کے لئے اس نئی پالیسی پر رضامند ہونا ضروری ہے، ورنہ چینل بند کر دیا جاتا ہے، لہذا تعاون علی المعصیت کی رائے رکھنے والے علماء کرام کے مطابق (فتاویٰ جات میں موجود علت مشترکہ کے پیش نظر) یوٹیوب کے سارے پرانے چینل کو بھی بند کرنا ضروری ہوگا۔

## تعاون علی المصیت کا اصول:

ماقبل گفتگو سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کس حد تک اہم سوال ہے۔ مقالہ نگاران کی **رائے کے مطابق** اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہاں اصولی طور پر تعاون علی المعصیت کا اطلاق کرنا درست نہیں۔ اس کے لئے اولاً تعاون المعصیت کے اصول کو واضح کیا جا رہا ہے پھر اس کے اطلاقی پہلو پر بحث کی جائے گی۔

---

1 https://almuftionline.com/2020/10/03/283 (Retrieve date: 16-12-2024)/

2 "Keep in mind that YouTube's Terms of Service still apply and govern your use of YouTube. This includes YouTube's right to monetize and display ads on your content." https://support.google.com/youtube/answer/12843009 (Retrieve date: 16-12-2024)

3 دار الافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 144212201522
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/youtube-pr-video-ke-zariye-paise-kamana-144212201522/29-07-2021 (Retrieve date: 16-12-2024)


This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

تعاون علی المعصیت کس صورت کو کہیں گے اور کسے نہیں؟ یہ ایک معرکۃ الآراء مسئلہ ہے اور اس میں فقہاءِ احناف کی عبارات نہایت مبہم و پیچیدہ ہیں۔ جواہر الفقہ میں اس پر خلاصتاً کچھ کلام موجود ہے۔ لکھتے ہیں:

''اعانت علی المعصیت کی وہ صورت حرام ہے جس میں اعانت کرنے والا حقیقۃً یا حکماً معصیت کا قصد کرے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ: دل میں معصیت کی نیت کرے یا زبان سے کوئی اس کی تصریح کرے۔ اور حکماً یہ ہے کہ جو چیز فروخت کی جا رہی ہو، گناہ کے علاوہ کوئی جائز استعمال اس کا موجود نہ ہو۔''[1]

لیکن دیگر فقہاء کی عبارات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ بالا قاعدہ بھی یوں مطلق نہیں ہے بلکہ اس میں ابھی ایک پہلو تشنہ ہے وہ یہ کہ اگر وہ چیز ڈائریکٹ گناہ کے کام میں استعمال نہ ہو بلکہ درمیان میں کسی فاعل مختار کا فعل حائل ہو جائے تو کیا وہ گناہ میں تعاون کہلائے گا؟ اس کی ایک سادہ مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو انگور بیچے اور خریدار گھر جا کر ان انگوروں کو نچوڑ کر شراب بنا لے تو کیا انگور بیچنے والا گناہ گار ہوگا؟

فقہائے کرام کی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی چیز/فعل میں یہ دو باتیں جمع ہو جائیں تو وہ چیز/فعل تعاون علی المعصیت میں نہیں آئے گا۔ بلکہ ''وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی''[2] کے تحت داخل ہوگا۔

1. وہ چیز معصیت و غیر معصیت دونوں کاموں میں استعمال ہو سکتی ہو۔
2. گناہ میں استعمال ہونے میں کسی فاعل مختار کا فعل حائل ہو جائے۔ یعنی گناہ میں براہ راست (ڈائریکٹ) استعمال نہ ہو بلکہ بالواسطہ (ان ڈائریکٹ) استعمال ہو۔

اس اہم قید کے متعلق فقہی عبارات ملاحظہ ہوں:

i. **فتاویٰ ہندیہ** میں ہے: إذا استأجر ذمي دابة من مسلم أو سفينة لينقل عليها الخمر جاز في قول أبي حنيفة – رحمه الله تعالى

ترجمہ: اگر ذمی نے مسلمان سے جانور یا کشتی اس لئے کرائے پر لی تاکہ وہ شراب منتقل کرے تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق یہ جائز ہے۔[3]

ii. **جد الممتار** میں اس اصول کو یوں بیان کیا گیا:

'' أن الشيئ إذا صلح فی حد ذاته، لأن يستعمل فی معصية وفی غيرها ولم يتعين للمعصية فلم يكن بيعه إعانة عليها لاحتمال أن يستعمل فی غير المعصية ،وانما يتعين ذلک بقصد القاصدين والشک لايؤثر ،وغلبة الظن فی امثال المقام ملتحق باليقين، والتغيير لكونه فعل فاعل مختار يقطع النسبة إذا تمهد هذا،فاعلم أن معنى ما تقوم المعصية بعينة أن يكون فی أصل وضعه موضوعا للمعصية أو تكون هی المقصودة العظمى منه''[4]

---

1: محمد شفیع، عثمانی، **جواہر الفقہ**، مکتبہ دار العلوم، کراچی: جلد 7، صفحہ 511

2: فاطر، آیت: 18

3: **فتاویٰ ہندیہ**، دار الفکر، بیروت: جلد 4، صفحہ 449

4: اعلیٰ حضرت، احمد رضا، خان، **جد الممتار**، مکتبۃ المدینہ، کراچی: جلد 7، صفحہ 75

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

ترجمہ: شے جب اپنی ذات میں صلاحیت رکھتی ہو کہ وہ معصیت اور غیر معصیت دونوں میں استعمال ہو سکتی ہے تو وہ معصیت کے لئے متعین نہ ہوئی تو اس کا بیچنا بھی گناہ پر مدد کرنا نہیں ہوگا اس احتمال کی وجہ سے کہ ہو سکتا ہے اسے غیر معصیت میں استعمال کیا جائے اور اس کا معصیت کے لئے متعین ہونا تو قصد کرنے والے کے قصد سے ہوگا اور شک مؤثر نہیں ہوتا اور اس جیسے مقام میں ظن غالب یقین کے ساتھ لاحق کیا جاتا ہے اور تغییر چونکہ مختار فاعل کا فعل ہے اس لیے یہ معصیت کی نسبت (بائع) سے منقطع کر دے گا، جب تو نے تمہید کے طور پر یہ سمجھ لیا تو جان لے کہ کسی شے کے عین سے معصیت قائم ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنی اصل وضع میں معصیت کے لئے موضوع ہو یا معصیت ہی اس شے کا مقصود اعظم ہو۔

iii. **امدادالفتاوی** میں درج ہے کہ اعانت علی المعصیۃ تب ہوتا ہے جب آپ گناہ کے کام میں کسی کی براہ راست معاونت کرتے ہیں، تاہم جب بیچ میں کسی باشعور آدمی کا اپنے کامل اختیار سے کوئی فعل آجائے تو یہ گناہ کے کام پر تعاون میں نہیں آتا۔ یہ زیادہ سے زیادہ مکروہ اور خلاف اولیٰ بن جاتا ہے، جس کو ہم فتوے کی رو سے صحیح اور تقویٰ کی رو سے غلط قرار دیں گے۔[1]

iv. **اعلاءالسنن** میں اس موضوع کے متعلق نہایت دقیق بحث فرمائی گئی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ:

"ہر متسبب کو ممنوع و ملعون قرار دینا ممکن نہیں ہے بلکہ سبب (واعانت) کے بعض درجات ہی ناجائز و ممنوع ہیں:

والحق أنّ ههنا فرقا ذوقيا، وهو أنه لو علم السلطان من أحد يبيع السلاح من أهل الفتنة يعاقبه وإن أنكر قصد المعصية بخلاف من يبيع العنب والعصير من اليهود والنصارى فإنه لا يؤاخذه به مع العلم بأنهم يتخذون الخمر. وإن لم يكن تعبير ذلك الفرق بألفاظ بعينها "[2]

ترجمہ: یہاں ایک ذوقی فرق بھی ہے وہ یہ ہے کہ: اگر حکمران کو کسی کے بارے میں پتہ چلے کہ وہ باغیوں پر اسلحہ فروخت کرتا ہے تو اسے سزا دیدے، اگرچہ وہ گناہ کے ارادے سے ایسا نہ کرے۔ البتہ جو انگور اور اس کا شیرہ یہود ونصاریٰ پر فروخت کرتا ہے تو اگرچہ اسے یہ بات معلوم ہو کہ وہ اس سے شراب بناتے ہیں پھر بھی اس کا مواخذہ نہ ہو گا۔ اگرچہ اس فرق بیان کرنے کے لیے الفاظ موجود نہیں۔

v. **احسن الفتاوی:** بیع واجارہ کے جواز وعدم جواز کی بناء ما تقوم المعصية بعينه وما لا تقوم بعينه قرار دی گئی ہے۔ ما لا تقوم المعصية بعينه کا مطلب یہ ہے کہ معصیت سے قبل اس چیز میں صنعت وغیرہ کے ذریعہ کوئی تغیر آگیا ہو، كبيع الحديد من اهل الفتنة وبيع العصير[3]

vi. **مجمع فقہاء الشریعہ بامریکا** نے سن ۱۴۲۸ھ میں بحرین میں اس موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا جس میں اس موضوع پر شرکاء وارکین کے درمیان بحث ومناقشہ ہوا اور آخر میں ایک قرارداد تیار ہوئی۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ اعانت

---

1: تھانوی، اشرف علی، حکیم الامت، **امدادالفتاوی**، زکریا بک ڈپو، ہند: جلد 1، صفحہ 54

2: عثمانی، ظفر احمد، **اعلاءالسنن**، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی: جلد 17، صفحہ 431

3: رشید احمد، مفتی، **احسن الفتاوی، القول المبرہن**، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی: جلد 6، صفحہ 541

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

علی المعصیت کی چار قسمیں ہیں:

1. مباشرت یعنی براہ راست تعاون ہو اور مقصود بھی ہو، جیسا کہ ایک شخص دوسرے کو پلانے کی نیت سے شراب دیدے۔
2. مباشرت ہو مگر مقصود نہ ہو، مثلاً ان چیزوں کو فروخت کرنا جن کا کوئی جائز استعمال نہیں ہوتا بلکہ ناجائز اور گناہ کے کام ہی میں استعمال ہوتے ہیں جبکہ فروخت کنندہ گناہ کے کام میں استعمال کرنے کی نیت نہ کرے۔
3. مباشرت نہ ہو مگر مقصود ہو، مثال کے طور پر کوئی شخص دوسرے کو اس نیت سے رقم دیدے کہ وہ اس سے شراب یا کوئی اور حرام چیز خریدے۔
4. مباشرت بھی نہ ہو اور قصد بھی نہ ہو، اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو کوئی ایسی چیز فروخت کردے، جس کا استعمال گناہ کے کام کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ جائز و ناجائز ہر طرح استعمال ہو سکتا ہو اور فروخت کنندہ اس میں گناہ کے کام میں استعمال ہونے کی نیت بھی نہ کرے۔ کفار اور فساق کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرنا، اجارہ پر دینا یا یوں ہی مفت صدقہ یا ہدیہ کے طور پر دینا بھی اسی قسم کے تحت داخل ہیں۔

ان چار اقسام میں سے پہلی تین قسمیں ناجائز ہیں جبکہ آخری قسم جائز ہے۔[1]

## مبحوث عنہ صورت میں تعاون علی المعصیت کے اصول کا اطلاق:

مذکورہ بالا اصول کے مطابق اگر زیر بحث صورت کا جائزہ لیا جائے تو

**اولاً:** یہ بات تو واضح ہے کہ فقط چینل بنانا، جائز ویڈیو یا شارٹ بنانا اور اسے اپلوڈ کرنا معصیت کے لئے متعین نہیں ہے کیونکہ اس کے ویڈیو یا شارٹ اپلوڈ کر دینے سے بھی یہ یقینی نہیں کہ اس دینی یا جائز ویڈیو/شارٹ سے پہلے یا بعد میں صارف کو ناجائز شارٹ یا اشتہار ہی دکھے گا، بلکہ کئی ویڈیو بغیر اشتہارات کے بھی چل سکتی ہیں اور کسی میں جائز شارٹ یا اشتہار بھی دکھائی دے سکتا ہے، بلکہ شارٹ والی صورت میں تو سمجھنا مزید آسان ہے کہ ایک اشتہار گزرنے کے بعد اگلی پانچ یا دس شارٹس سے پہلے یا بعد میں صارف کو کوئی اشتہار نظر نہیں آتا۔ پھر اگر ایسی شارٹ آ بھی گئی تو بھی یہ یقینی نہیں کہ صارف اس ناجائز شارٹ کو لازمی دیکھے گا بلکہ صارف کے پاس اسے فوراً حذف کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔

**ثانیاً:** بعینہ ان چیزوں (چینل بنانے، جائز ویڈیو/شارٹ بنانے اور اسے اپلوڈ کرنے) سے معصیت قائم بھی نہیں ہوتی (یعنی ایسا نہیں ہے کہ ویڈیو کی وضع یا اس کا مقصود اعظم ہی معصیت ہو) بلکہ معصیت یوٹیوب کے اپنے پلیٹ فارم (App) پر اپلوڈ کردہ ویڈیو/شارٹ سے پہلے، درمیان میں یا بعد میں صارف کو دیگر تخلیق کاروں کی طرف سے اپلوڈ کردہ ناجائز شارٹس یا خود کے اپلوڈ کردہ ناجائز اشتہار دکھانے سے ہوتی ہے، جو کہ ایک فاعل مختار (یوٹیوب کمپنی) کا اپنا فعل ہے؛ اور ایسے کام کا کرنے والا اگر خود ہی اس سے گناہ میں تعاون کی نیت کرلے تو اس کے سبب گناہ گار ہوگا کہ انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی[2] (اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی)؛ ورنہ اسے کسی دوسرے کے فعل

1 AMJA's 5th convention – 2007 – Bahrain Careers in Between Permissibility and Prohibition, https://www.amjaonline.org/declarations (Retrieve date: 01-12-2024)

2 البخاري، محمد بن إسماعيل، **صحيح البخاري** (الناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422ھ) ج1، ص6

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

کے گناہ کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا اگرچہ اسے معلوم ہو کہ سامنے والا اس کے ذریعے کوئی گناہ کا کام کرے گا کہ قرآن پاک میں ہے: ''وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى''[1] (اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔)

یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی ٹی وی یا کیبل آپریٹر کو اپنے کسی اسلامی چینل کے مواد کی رسائی (Access) دینا کہ اس میں بھی ایک احتمال یہ موجود ہے کہ اس اسلامی چینل کو دیکھنے والا صارف بعد میں (اپنے فعل مختار کے ذریعے) کسی غیر شرعی چینل کی طرف منتقل ہو سکتا ہے لیکن چونکہ اسلامی مواد کی رسائی دینے سے معصیت قائم نہیں ہوتی اور نہ ہی اسلامی چینل بنانے والوں کی معصیت پر تعاون کی نیت ہوتی ہے لہذا اسلامی چینل بنانے والوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرانا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ بلکہ موجودہ ماحول کے مطابق بہتر تو یہ ہے کہ صارفین کی زیادہ سے زیادہ دینی و جائز مواد تک رسائی ہو تاکہ یہ احتمال کم سے کم ہو۔

## فقہی نظائر:

اس اصولی گفتگو کے علاوہ فقہی طور پر اس مسئلہ کی کچھ نظائر بھی موجود ہیں۔

(1) اگر کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کو مکان کرایہ پر دے، جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس گھر میں گناہ کے کام کرے گا، مثلاً غیر خدا کی پوجا کرے گا، خنزیر داخل کرے گا، شراب نوشی کرے گا یا اس میں شراب بیچنے کا کاروبار ہی شروع کر دے گا یا معاذ اللہ اس گھر میں گرجا یا کنیسہ ہی بنا ڈالے گا، لیکن اس مسلمان کی نیت اس کے گناہ پر مدد کی بجائے کسی جائز مراد کا حصول ہو مثلاً اپنے مکان کے کرایہ کا حصول مقصود ہو تو اس ناجائز کام کا گناہ فقط کمپنی کو ہو گا؛ اور گھر کے مالک کا کرایہ پر دینا تعاون علی المعصیت نہیں کہلائے گا بلکہ جائز ہو گا اور اس کی کمائی بھی حلال ہو گی، کیونکہ مالک نے تو فقط گھر دیا ہے، جس کی وضع یا مقصود اعظم معصیت نہیں ہے، بلکہ اسے جائز و ناجائز کسی بھی طرح کے کام کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، لہذا گھر کرائے پر دینے سے معصیت قائم نہیں ہو رہی، بلکہ اس شخص کے مستقل فعل سے ہو رہی ہے، یونہی چینل بنانے والے نے جو جائز ویڈیو اپلوڈ کی، اس میں بھی بعینہ ویڈیو سے معصیت قائم نہیں ہو رہی کیونکہ ویڈیو کی وضع یا مقصود اعظم معصیت نہیں بلکہ کئی جائز و مباح امور ہیں اور معصیت کے لئے یوٹیوب کمپنی یا دیگر تخلیق کاروں کو مستقلاً ایک مختلف کام کرنا پڑتا ہے، جو کہ ان (فاعل مختار) کا اپنا فعل ہے اور ویڈیو بنانے اور اپلوڈ کرنے والے کا مقصد بھی اپنی کسی جائز یا نیک مراد کا حصول ہے، لہذا گھر کرائے پر دینے کی طرح ویڈیو/شارٹ ویڈیو اپلوڈ کرنا بھی درست و جائز ہو گا اور اس سے پہلے یا بعد میں ناجائز ایڈز دکھانے کا گناہ کمپنی کو ہو گا۔[2]

(2) اگر کسی ڈاکٹر کے پاس ایسی عورت علاج کروانے آئے، جس کے بارے میں ڈاکٹر کو معلوم ہو کہ یہ پیشہ ور فاحشہ ہے اور تندرست ہونے کے بعد یہ پھر سے گناہ کرنے کے قابل ہو جائے گی، لیکن اس کی نیت اسے تندرست کر کے گناہ کے قابل بنانے کی نہیں، بلکہ علاج کے ذریعے اپنے پیسے کمانے کی ہے تو اس ڈاکٹر کا ایسی عورت علاج کرنا تعاون علی المعصیت نہیں کہلائے گا، بلکہ جائز ہو گا کیونکہ معصیت ڈاکٹر کے علاج کرنے سے قائم نہیں ہو رہی، بلکہ اس فاحشہ کے ایک مستقل فعل کے ذریعے ہو رہی ہے، بلکہ اگر ڈاکٹر کسی اچھی نیت مثلاً رزق حلال کمانے، مسلمان عورت کو نفع پہنچانے یا انسان سے تکلیف دور

---

1: فاطر، آیت: 18

2: بخاری، طاہر بن عبد الرشید، **خلاصۃ الفتاویٰ**، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ: جلد 3، صفحہ 149


OPEN ACCESS *This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

کرنے کی نیت سے علاج کرے گا تو یہ باعث اجر بھی ہو گا۔ یونہی چینل بنانے والے نے جو جائز ویڈیو اپلوڈ کی، اس میں بھی بعینہ ویڈیو سے معصیت قائم نہیں ہو رہی بلکہ کمپنی کے اپنے پلیٹ فارم (App) پر اس کے اپلوڈ کردہ ویڈیو/شارٹ سے پہلے یا بعد میں صارف کو دیگر تخلیق کاروں کی طرف سے اپلوڈ کردہ ناجائز شارٹس یا خود کے اپلوڈ کردہ ناجائز اشتہار دکھانے سے ہوتی ہے جو کہ کمپنی (فاعل مختار) کا اپنا فعل ہے۔ لہذا پیشہ ور فاحشہ عورت کے علاج کی طرح ویڈیو اپلوڈ کرنا نہ صرف درست و جائز ہو گا، بلکہ ویڈیو بنانے والا اگر اس سے کوئی ممکنہ اچھی نیت کرے گا تو یہ قابل ثواب بھی ہو گا اور اس سے پہلے یا بعد میں ناجائز ایڈز دکھانے کے گناہ کی ذمہ داری خود کمپنی پر ہو گی۔[1]

### مقاصد شریعت:

یہ بات تو ہر خاص و عام پر واضح ہے کہ فی زمانہ یوٹیوب کے اپنے پلیٹ فارم پر اشتہارات لگانے کا ذمہ دار ویڈیو بنانے والے کو قرار دینا اور اسے تعاون علی المعصیت کہنا کثیر مسلمانوں کو فاسق قراد دینے اور فی زمانہ دینی مواد کی رسائی کے ایک اہم ذریعے کو معطل کر دینے کے مترادف ہے جو کہ واضح طور پر مقصد شریعت کے خلاف ہے، بلکہ فقہاء کرام کی گزشتہ عبارات کی روشنی میں یہ کہا جس سکتا ہے کہ اگر جائز و معلوماتی بالخصوص دینی مواد پر مشتمل ویڈیوز اچھی نیتوں کے ساتھ اپلوڈ کیا جائے تو باعث اجر بھی ہو گا۔

## یوٹیوب سے حاصل ہونے والی آمدن کا شرعی حکم:

یوٹیوب سے ملنے والی آمدن کے متعلق معاصر فقہاء کی دو آراء ہیں:

- بعض فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ عقد شرکت ہے اور اس سے ملنے والی رقم شرکت کا منافع ہے۔
- اکثر معاصر فقہاء کی رائے کے مطابق یہ عقد اجارہ ہے اور اس سے ملنے والی رقم اجرت ہے۔

### شرکت کی تکییف و تجزیہ:

اس صورت میں تخلیق کار کوئی رقم یا مال تو نہیں ملاتا، بلکہ اپنا عمل شامل کرتا ہے، یعنی یوٹیوب انتظامیہ اور وڈیو بنانے والا دونوں مل کر مشتہر کے کاروبار کی تشہیر کرتے ہیں، لہذا یہ شرکت اموال تو نہیں ہو سکتی، البتہ یہ شرکت الصنائع/شرکت بالعمل قرار دی جاسکتی ہے۔

### اجارے کی تکییف و تجزیہ:

اکثر فقہاء نے اس کی فقہی تکییف اجارے سے کی ہے، جس کے مطابق یوٹیوب تخلیق کار کی ویڈیو کو کرائے پر لیتا ہے، اس کی ویڈیو استعمال کرتا ہے اور اس پر اشتہارات لگاتا ہے لہذا اس کو استعمال کرنے کا عوض دیتا ہے اور چونکہ تخلیق کار اپنی ویڈیو کا مالک ہے اور یہ مال ہے لہذا اس کو استعمال کرنے کی منفعت حاصل کرنا اجارہ کہلاتا ہے۔ یہی تکییف مفتی منیب الرحمن[2]، مفتی تقی

---

1: اعلیٰ حضرت، احمد رضا، **فتاوی رضویہ**، رضا فاؤنڈیشن، لاہور: جلد 24، صفحہ 178

2 Tafheem ul Masael, Mufti Muneeb Ur Rehman, https://jang.com.pk/news/1127972 26 August 2022, (Retrieve date: 16-12-2024)

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

عثمانی، جامعہ دارالعلوم کراچی[1]، جامعہ الرشید[2]، جامعہ بنوریہ[3] وغیرہ دیگر اداروں نے کی ہے۔

اب یہ عقد تو اجارہ کا ہے لیکن کیا اس میں عقد اجارہ درست ہونے کی تمام شرائط پائی جا رہی ہیں؟ اس حوالے سے علما کی مزید دو آراء ہیں:

**(1)** بعض فقہاء (مفتی تقی عثمانی، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ بنوریہ وغیرہ) کے مطابق اس میں عقد اجارہ کی مندرجہ ذیل شرائط نہیں پائی جا رہیں لہذا یہ عقد کرنا جائز نہیں۔[4]

- عقد اجارہ میں ایک نہایت اہم شرط یہ ہے کہ بوقت عقد اجرت معلوم ہو، جبکہ تخلیق کار (ویڈیو بنانے والے) کو رقم ملنے سے پہلے نہ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کسی خاص ویڈیو پر کتنے ایڈ نظر آئیں گے یا کتنے اشتہارات پر کلک ہوگا؟ اور نہ ہی اس کا کوئی معیار یا پیمانہ مقرر ہوتا ہے کہ فلاں قسم کے اشتہارات کو دیکھنے یا کلک کرنے پر اتنی رقم ملے گی، کیونکہ یوٹیوب (AdSense/YouTube) ہر اشتہار کو دکھانے اور کلک (Click) کروانے کا اپنی صواب دید اور مخصوص طریقہ کار (جو وہ کسی کے ساتھ شئیر (Share) نہیں کرتا، اس کے مطابق الگ سے ریٹ مقرر کرتا ہے جو کہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ تخلیق کار کو فقط فیصدی اجرت معلوم ہوتی ہے جو کہ اجرت کی تعیین کے لئے کافی نہیں۔
- یوٹیوب ویڈیو اجرت پر لے کر اس پر ناجائز اشتہارات بھی لگاتا ہے، جو کہ اجارۃ علی المعاصی اور تعاون علی الإثم کے قبیل سے ہے اور ناجائز ہے۔[5]

**(2)** ایک رائے (مفتی منیب الرحمن، جامعۃ الرشید وغیرہ) کے مطابق یہ عقد اجارہ کرنا جائز ہے۔

ان علمانے اجرت میں جہالت کا جواب یہ دیا کہ "ہمارے فقہائے کرام عقود میں اس جہالت کو ناجائز کہتے ہیں، جو "مفضی إلی النزاع" ہو یا جس کے باعث عقد کے فریقین میں تنازع پیدا ہو سکتا ہے، لیکن جہاں آگے چل کر جہالت رفع ہو جائے اور وہ باعث نزاع نہ بنے، وہ عقد جائز ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے گوگل کمپنی کو آپ کی اسپیس پر اشتہارات سے جو آمدنی ہوگی، جب وہ معلوم ہو جائے گی اور آپ کا طے شدہ حصہ آپ کو مل جائے گا تو کوئی نزاع باقی نہ رہے گا۔ یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص اپنی گاڑی کرائے پر چلانے کے لیے کسی ڈرائیور یا رینٹ اے کار کمپنی کو کرائے پر دے اور عقد کی شرط یہ قرار پائے کہ اس سے حاصل

---

1 Fatwa Darul Uloom Karachi, Tabweeb, Vol 49, Fatwa No:1662, https://www.suffahpk.com/you-tube-chenal-banany-or-us-ki-kamai-ka-hukum/ (Retrieve date: 16-06-2025)

2 Fatwa No: 84601, Darul Ifta Jamia Tur Rasheed, 13 Safarm, 1446 H, https://almuftionline.com/2024/08/19/13820, Retrieve date: 16-12-2024)

3 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 144212201522 https://www.banuri.edu.pk/readquestion/youtube-pr-video-ke-zariye-paise-kamana-144212201522/29-07-2021(Retrieve date: 12-11-2024)

4Fatwa No: 162/176, Dar Ul ifta Jamia Farooqia Karachi, https://www.farooqia.com/course/%DB%8C%D9%88%D9%B9%DB%8C%D9%88%D8%A8-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%D9%B9%DA%A9-%D9%B9%D8%A7%DA%A9-%D9%BE%D8%B1%D9%88%DB%8C%DA%88%DB%8C%D9%88%D8%B2-%D8%A8%D9%86%D8%A7%DA%A9%D8%B1-%D9%BE%DB%8C%D8%B3%DB%92-%DA%A9/, (Retrieve date: 04-06-2025)

5دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 144212201522 https://www.banuri.edu.pk/readquestion/youtube-pr-video-ke-zariye-paise-kamana-144212201522/29-07-2021 (Retrieve date: 12-11-2024)

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

ہونے والی آمدنی نصف نصف یا 55 فیصد اور 45 فیصد کے تناسب سے تقسیم ہو گی تو کوئی نزاع باقی نہیں رہے گا۔[1]"[2]

اور ناجائز ایڈز چلنے کے متعلق لکھا: "اشتہارات فلٹر کرنے کے باوجود کوئی ایسا اشتہار لگ جائے جو کسی ناجائز مواد (مثلاً فحش تصاویر) پر مشتمل ہو تو اس کا گناہ چینل مالک کو نہیں ہو گا۔ البتہ ریویو سینٹر میں اشتہارات کا جائزہ لے کر ناجائز اشتہارات کی آمدنی علیحدہ کر کے اُسے ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کر دیں۔"[3]

**اجارے کی تکییف پر تجزیہ:**

تعاون علی المعصیت پر تو تجزیہ ما قبل میں گزر چکا، البتہ مقالہ نگاران کے نزدیک جواز کی رائے رکھنے والوں کا یہ کہنا کہ یہ جہالت "مفضی الی النزاع" (فریقین کے درمیان جھگڑے کا باعث) نہیں ہے، لہذا جائز ہے، یہ اصول یوں مطلق معلوم نہیں ہوتا۔ اس کی واضح مثال فقہ حنفی میں کمیشن کا مسئلہ ہے کہ اس میں بھی فیصدی طور پر اجرت مقرر کی جاتی ہے، لیکن آغاز میں متقدمین نے اصولوں کی روشنی میں یوں اجرت مقرر کرنے کو بھی ناجائز قرار دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اب بھی عرف کے باعث جواز کے باوجود بھی کمیشن ایجنٹ عرف سے زیادہ فیصد مقرر نہیں کر سکتا، چاہے وہ "مفضی الی النزاع" نہ ہو۔

## مقالہ نگاران کے نزدیک فقہی تکییف:

اجرت کی جہالت سے قطع نظر یہاں نفس تکییف کے متعلق چند سوالات ہیں۔ اصول یہ ہے کہ عقد اجارہ میں جس چیز کی منفعت حاصل کی جا رہی ہے اس کا مؤجر کی ملکیت میں ہونا ضروری ہے۔ یہاں ایک اہم پہلو یہ ہے کہ یہاں منفعت کس چیز کی حاصل کی جا رہی ہے؟ تخلیق کار نے ویڈیو اپلوڈ کی، اور یوٹیوب نے اس کو دکھانے سے پہلے، بعد یا دکھاتے ہوئے اوپر، نیچے، دائیں، بائیں اشتہارات دکھائے تو اس سے یہ سمجھ لیا گیا کہ ویڈیو کی منفعت حاصل کی جا رہی ہے جبکہ وقوعی طریقہ کار کے مطابق اصل حقیقت یہ ہے کہ یوٹیوب نے چینل بنانے والے کو یہ سہولت دی کہ وہ اس کے پلیٹ فارم پر اپنی ویڈیو بھی شامل کر سکتا ہے۔ یوٹیوب سائٹ، ایپ، چینل ان تمام چیزوں کا مالک تو خود یوٹیوب ہے، تو یہاں تو تخلیق کار کسی دوسرے (یوٹیوب) کی چیز کی منفعت استعمال کر رہا ہے، یوٹیوب تو اشتہارات دکھانے کے لئے اپنے ایپ یا سائٹ کو ہی استعمال کر رہی ہے، جس کی وہ خود مالک ہے اور اس کو استعمال کرنے کا اسے کسی کو عوض دینے کی ضرورت نہیں۔ فقط اتنا ہے کہ وہ تخلیق کار کو بھی فائدہ و منفعت دے رہی ہے اور لیکن اس سے پہلے یا بعد میں اپنا اشتہار چلاتی ہے۔ اور فقہی طور پر تو وہ اس بات کی خود مالک ہے کہ وہ کس کو کتنی منفعت دے اور کتنی منفعت وہ خود استعمال کرے۔

## یوٹیوب کے رقم دینے کے طریقہ کار سے متعلق اہم نکات:

پھر اہم پہلو کے علاوہ چند مزید پہلو بھی ہیں، جس سے عقد اجارہ کی تکییف محل نظر ٹھہرتی ہے مثلاً:

---

1 Fatwa No: 84601, Darul Ifta Jamia Tur Rasheed, 13 Safarm, 1446 H, https://almuftionline.com/2024/08/19/13820, Retrieve date: 16-12-2024)
2 Tafheem ul Masael, Mufti Muneeb Ur Rehman, https://jang.com.pk/news/1127972 26 August 2022
3 Fatwa No: 84601, Darul Ifta Jamia Tur Rasheed, 13 Safarm, 1446 H, https://almuftionline.com/2024/08/19/13820, Retrieve date: 16-12-2024)

OPEN ACCESS Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

1. اشتہارات کے لگنے یا نہ لگنے کا تعلق رقم لینے سے نہیں ہے، بلکہ یوٹیوب کو موصول ہونے والے اشتہارات کی کثرت پر ہوتا ہے یعنی اگر کوئی شخص یوٹیوب سے رقم نہ بھی لے تب بھی یوٹیوب جب چاہے اپنے پلیٹ فارم پر اشتہارات لگا سکتا ہے اور اس کے دکھانے پر دوسروں سے پیسے بھی وصول کر سکتا ہے اور چینل بنانے والا معاوضے کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا[1]
2. یوٹیوب (AdSense/YouTube) جب چاہے شارٹ بنانے والے کی پیمنٹ کو روک سکتا ہے اور رقم دینے سے انکار کر سکتا ہے؛ اگرچہ اشتہارات بدستور لگتے رہتے ہیں۔ مثلاً:
   - جب تک رقم ایک خاص حد (مختلف کرنسیز (Currencies) کے اعتبار سے یہ حد مختلف ہوتی ہے، مثلاً ڈالر کے لئے "سو ڈالر" کی حد) تک نہ پہنچے۔[2]
   - اگر یوٹیوب (YouTube/Google) کی شرائط وضوابط پر عمل نہ ہوا، چاہے یوٹیوب نے شارٹ کے دوران ایڈز لگا کر پیسے کمائے ہوں۔[3]
   - اگر کسی مشتہر (اشتہار لگانے والے/Advertiser) نے یوٹیوب کو "کسی بھی وجہ سے" اشتہارات لگانے کی رقم ادا نہیں کی۔[4]
   - اگر یوٹیوب نے کسی بھی وجہ سے مشتہر (Advertiser) سے پیسے نہیں لئے یا اسے پیسے واپس کر دیئے۔[5]
3. یوٹیوب اگر کسی بھی وجہ سے مشتہر سے اشتہارات لگانے کا معاوضہ نہ لے سکے تو، اشتہارات لگانے کے باوجود، چینل

---

1: یوٹیوب پر نیا چینل بنانے یا پچھلا چینل برقرار رکھنے کی پالیسی کے الفاظ ہیں:

(I)"By providing Content to the Service, you grant to YouTube a worldwide, non-exclusive, royalty-free, transferable, sublicensable license to use that Content, the right to reproduce, host, make technical copies, distribute, modify, display, analyze, make publicly available and perform it for the purpose of operating, promoting, and improving the Service.…**You grant to YouTube the right to monetize your Content on the Service (and such monetization may include displaying ads on or within Content or charging users a fee for access). This Agreement does not entitle you to any payments.**"

(https://www.youtube.com/static?template=terms) (Retrieve date: 12-11-2024)

(II) :"Once your channel is removed from YPP, YouTube's right to monetize and display ads on your content. If you're currently not in the YouTube Partner Program, but you were previously, you may still see ads being served on your content, **but won't be entitled to payment**."

2 :"According to our Terms and Conditions, active accounts need to reach the payment threshold to qualify for a payment. Since we don't ever issue payments for less than this threshold."
https://support.google.com/adsense/answer/1709871 (Retrieve date: 12-11-2024)

3 :Google is investigating your compliance with the AdSense Terms or you have been suspended or terminated, your payment may be delayed or withheld.
https://www.google.com/adsense/new/localized-terms (Retrieve date: 12-11-2024)

4 :You acknowledge and agree that you are only entitled to payment for your use of the Services for which Google has been paid; if, for any reason, Google does not receive payment from an advertiser or credits such payment back to an advertiser, you are not entitled to be paid for any associated use of the Services.
https://www.google.com/adsense/new/localized-terms (Retrieve date: 12-11-2024)

5 :Additionally, Google may refund or credit advertisers for some or all of the advertiser payments associated with a publisher's Account. You acknowledge and agree that, whenever Google issues such refunds or credits, you will not be entitled to receive any payment for any associated use of the Services.
https://www.google.com/adsense/new/localized-terms (Retrieve date: 12-11-2024)


*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

بنانے والے فرد کو دی ہوئی رقم واپس بھی وصول کر سکتا ہے۔[1]

4. رقم ملنے سے پہلے شارٹ بنانے والے کو اس بارے میں کوئی معلومات یا اندازہ نہیں ہوتا کہ اس ماہ کتنی رقم ملے گی یا مجموعی رقم یا مجموعی منافع کا کتنا فیصد ملے گا۔ یہ رقم اور فیصدی حصہ دونوں ہی ہر ماہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔[2]

5. کئی امور ایسے ہیں جس میں تخلیق کار کا کوئی قصور نہ بھی ہو تب بھی یوٹیوب کسی بھی وقت تخلیق کار کے اکاؤنٹ کو ختم کر سکتا ہے اور اسے دی جانے والی رقم کو روک سکتا ہے مثلاً انویلڈ کلکس (Invalid Clicks/ تخلیق کار یا کسی دوسرے شخص کا ویڈیو پر بار بار کلک کرنا)[3]

6. اگر چھ (6) ماہ کے اندر کوئی نئی شارٹ ویڈیو اپلوڈ نہ کی گئی تو پہلے سے اپلوڈ شدہ شارٹس پر اشتہارات لگنے کے باوجود کوئی رقم نہیں ملے گی۔[4]

7. ویڈیو کے علاوہ جو ایڈز یوٹیوب پلیٹ فارم پر دائیں بائیں نظر آئیں یوٹیوب اس میں سے بھی کچھ رقم تخلیق کار کو ادا کرتا ہے۔

8. اگر کوئی چینل یوٹیوب کی شرائط پر پورا اترتا ہو اور ایک خاص حد تک سبسکرائبرز (Subscribers) اور ویوز حاصل کر لینے بعد رقم کے حصول کے لئے کوالیفائی (Qualify) کر لیتا ہے، تب بھی اسے شارٹ کے ہر ویوز یا اشتہار کے دیکھنے یا کلک پر رقم نہیں ملتی بلکہ:

- اگر صارف ایسی شارٹ دیکھتا ہے، جس سے پہلے اسے کوئی اشتہار ظاہر (Show) نہیں ہوا، اس کی بھی کوئی رقم نہیں ملے گی، اگرچہ اس کے متصل بعد ہی اشتہار لگا ہو اور صارف اسے دیکھ بھی لے۔
- اگر صارف ایسی شارٹ دیکھتا ہے، جس سے پہلے تو اشتہار آیا ہو لیکن اس سے پہلے صارف نے کسی دوسرے کی کوئی شارٹ نہ دیکھی ہو، تب بھی اسے کوئی رقم نہیں ملے گی۔
- اگر صارف ایسی شارٹ دیکھتا ہے، جس سے پہلے تو اشتہار آیا ہو لیکن شارٹ دیکھنے کے بعد صارف نے کوئی اشتہار نہ دیکھا ہو (چاہے صارف خود ہی مزید شارٹس نہ دیکھے، چاہے یوٹیوب کی طرف سے ہی کوئی اشتہار نہ لگے) تو بھی اسے کوئی رقم نہیں ملے گی۔[5]

---

1 :Additionally, if an advertiser whose Ads are displayed on any Property defaults on payment to Google, we may withhold payment or charge back your Account.
https://www.google.com/adsense/new/localized-terms

2 :Payments will be calculated solely based on Google's accounting.
https://www.google.com/adsense/new/localized-terms (Retrieve date: 12-11-2024)

3 :Your AdSense for YouTube earnings will be debited before disbursement to remove earnings from invalid traffic… In cases where significant activity on a channel is found to be invalid, the associated AdSense for YouTube account may be suspended or permanently disabled.
https://support.google.com/youtube/answer/10285842 (Retrieve date: 12-11-2024)

4 :"If a channel is inactive and has not uploaded or posted Community posts for 6 months or more, YouTube reserves the right to remove its monetization… YouTube can serve ads on all content on the platform. If you were previously a member of YPP (and currently are not in the program), you may still see ads being served on your content. **In this case, you don't get a share of the revenue."**
https://support.google.com/youtube/answer/72851 (Retrieve date: 12-11-2024)

5 : Revenue is shared on ads that are viewed between videos in the Shorts Feed.
https://support.google.com/youtube/answer/12504220 (Retrieve date: 12-11-2024)

OPEN ACCESS **Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

- اگر کسی شارٹ یا ویڈیو کا اکثر مواد (Content) خود اس کا نہ ہو بلکہ پہلے سے موجود کسی ویڈیو کا ہو، تب بھی کوئی رقم نہیں ملے گی، بلکہ اس کی رقم یوٹیوب کی طرف سے پہلے ویڈیو اپلوڈ کرنے والے کو دی جائے گی، چاہے ویڈیو کے اصل مالک کی طرف سے اس مواد کو استعمال کرنے کی اجازت بھی ہو، جبکہ اشتہارات بدستور لگتے رہیں گے۔[1]

## کیا یہ اوصاف عقد اجارہ کے ہیں؟:

یہ تمام قرائن (رقم کا ویڈیو کے استعمال کے ساتھ مشروط و مربوط نہ ہونا، رقم نہ لینے پر بھی استعمال کے طریقہ کار میں تبدیلی نہ ہونا، بغیر غلطی کے جب چاہے اکاؤنٹ بند کرنے اور رقم دینے سے انکار کرنے کا اختیار ہونا، رقم دینے کا کوئی معیار یا پیمانہ بیان نہ کرنا وغیرہ) اس پر دلالت کر رہے ہیں کہ یوٹیوب کی طرف سے تخلیق کار کو دی جانے والی رقم کسی عقد معاوضہ کے عوض نہیں ہوتی اور عقود میں معانی کا ہی اعتبار ہوتا ہے، لہذا گزشتہ تفصیل سے مقالہ نگاران کا رجحان یہ ہے کہ یوٹیوب کی طرف سے دی جانے والی رقم "ہبہ (Gift)" کے قبیل سے ہے، اس دلالت کے علاوہ خود یوٹیوب کمپنی نے بھی صراحت کی ہے کہ اس پالیسی (YouTube channel monetization policy) کے تحت رقم کی تقسیم کاری کا مقصد ویڈیو بنانے والوں کو "تحفہ/ریوارڈ (Reward)" دینا ہے۔[2]

لہذا یہ رقم در حقیقت ہبہ کے قبیل سے ہوگی جو کہ غیر مشروط ہے، یعنی یہ رقم اگرچہ سب کو نہیں دی جاتی بلکہ مخصوص معیار پر پورا اترنے والے افراد (جن کی ویڈیوز کے پہلے اور بعد میں ایڈ آئے ہوں، ان) کو دی جاتی ہے، لیکن ایسا نہیں کہ اگر کوئی اس معیار پر پورا اترے تو اسے ملے ہی ملے (تفصیل اوپر گزری) اور اگر کوئی اپنے کسی کام کرنے کے بدلے میں غیر مشروط طور پر کسی کو کچھ ہبہ (Gift) کرے تو شرعی اعتبار سے اس کا لینا اور اسے استعمال کرنا جائز ہوتا ہے۔

اس کی ایک قریبی نظیر فقہاء کرام کا بیان کردہ یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو یوں عقد کرنا تو درست نہیں ہے کہ جو مجھے میری گمشدہ چیز ڈھونڈ کر دے گا تو میں اسے اتنے روپے دوں گا، لیکن اگر کسی نے بغیر عقد کے اس کی چیز ڈھونڈ دی تو اسے بطور انعام رقم دینا جائز ہے۔

اس کو یوں سمجھنا آسان ہے کہ یوٹیوب ایک لاکھ سبسکرائبر ہونے پر اپنی طرف سے ایک سلور (Silver) بٹن بھیجتا ہے۔ یہ بھی ہر کسی کو نہیں دیا جاتا، اس کا کرائٹیریا (Criteria) بھی مقرر ہے، اس کے لئے یوٹیوب کو درخواست بھی کرنی پڑتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس کی عقد اجارہ کے ساتھ فقہی تکییف نہیں کی جاتی، بلکہ تحفہ سمجھا جاتا ہے۔

النهاية، مجمع الانهر، تحقیق القضیة فی فرق بین الهدیة و الرشوۃ وغیرہ میں ہے: واللفظ للآخر "الهبة شريعة تمليك عين ولو هزلا ، وفيه إشارة إلى أنها تصح بالتعاطي فإن التمليك إعطاء الملك ، قال : وسببها (أي الذي يقتضي ارتكاب الشخص الهبة) الثواب الدنيوي كالعوض والثناء أو الأخروي.

1 :Taking someone else's content, making minimal changes, and calling it your own original work would be a violation of this guideline. This policy applies even if you have permission from the original creator. Reused content is separate from YouTube's Copyright enforcement, which means it's not based on copyright, permission, or fair use.
https://support.google.com/youtube/answer/1311392 (Retrieve date: 12-11-2024)

2 The spirit of this policy is to make sure we're rewarding creators for original and authentic content that adds value to viewers.
https://support.google.com/youtube/answer/1311392 (Retrieve date: 12-11-2024)


This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

ترجمہ: ہبہ شریعت میں عین کی ملکیت دینے کو کہتے ہیں اگرچہ مزاح میں ہو۔اس عبارت میں اشارہ ہے کہ ہبہ تعاطی کے ساتھ درست ہو جاتا ہے، کیونکہ تملیک ملکیت دینے کو کہتے ہیں۔اور فرمایا کہ ہبہ کا سبب (یعنی جس وجہ سے کوئی شخص ہبہ کرتا ہے، وہ) دنیوی اجر جیسے عوض یا تعریف ہوتی ہے یا اخروی ثواب کا حصول ہوتا ہے۔[1]

تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق میں علامہ فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لو عمل من غير شرط وأعطاه شيئا لا بأس به''

ترجمہ: اگر کسی کمیشن ایجنٹ نے بغیر شرط کے کام کر دیا اور کام کروانے والے نے اسے کوئی چیز دے دی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر میں ہے: ''رجل ضل له شيء فقال من دلني عليه فله كذا. فهذا على وجهين: إن قال ذلك على سبيل العموم بأن قال من دلني فالإجارة باطلة لأن المستأجر له ليس بمعلوم''[3]

ترجمہ: کسی آدمی کی چیز گم ہوگئی، تو اس نے اعلان کیا: جو مجھے اس چیز تک میری راہنمائی کرے گا، اس کے لئے اتنی اجرت ہوگی۔اس کی دو صورتیں ہیں: اگر یہ جملہ عموم کے طریقے پر یوں کہا: جو بھی میری رہنمائی کرے، تو اجارہ باطل ہوگا کیونکہ اس صورت میں اجیر معلوم نہیں۔

## ایڈز کے علاوہ دیگر چیزوں کی آمدنی کا حکم:

اس تفصیلی بحث سے بقیہ ذرائع آمدنی کا حکم بھی واضح ہو جاتا ہے کہ باقی تمام رقوم بھی تحفے کے قبیل ہیں۔صراحتاً یوں کہ یہ اسی پالیسی کے تحت ملتے ہیں، جس میں خود یوٹیوب کی طرف سے صراحت موجود ہے۔اور دلالتاً یوں کہ:

- **یوٹیوب پریمئیم** (Youtube Premium) میں صارف یوٹیوب کو اس کی ایپ کے استعمال کرنے کی اجرت دیتا ہے، جس کا وہی مالک ہے۔اس میں تخلیق کار کے ساتھ کسی چیز کا عقد نہیں ہوتا۔ بعض علمانے یوٹیوب پریمیم کو بھی اجرت مجہول ہونے کی وجہ سے ناجائز کہا ہے۔[4] جبکہ ماقبل تفصیل کی روشنی میں واضح ہے کہ یہ عقد معاوضہ نہیں ہے۔
- **سپر تھینک اور سپر چیٹ اور سپر سٹیکرز** میں صارف یوٹیوب سے کچھ سہولیات خریدتا ہے، اور یوٹیوب کے پلیٹ فارم میں اس کو استعمال کر سکتا ہے۔یہ خالصتاً یوٹیوب کمپنی اور صارف کے متعلقہ ہے۔اس میں بھی تخلیق کار کی طرف سے کوئی قابل معاوضہ کام کرنا نہیں پایا جاتا۔
- **چینل ممبر شپ** میں صارف یوٹیوب کا پلیٹ فارم استعمال کرنے کی فیس دیتا ہے اور مندرجہ بالا طریقہ کار سے معلوم ہوتا ہے کہ چینل درحقیقت یوٹیوب کی ملکیت ہے، تخلیق کار کو اسے استعمال کرنے اور اس میں بلا معاوضہ ویڈیو اپلوڈ کرنے کی

1 نابلسی، عبدالغنی، **تحقیق القضیۃ فی فرق بین الرشوۃ والهدیۃ**، مکتبۃ الزہراء، قاہرہ: صفحہ 38

2 زیلعی، عثمان بن علی، **تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق**، مکتبۃ الکبری الامیریہ، بیروت: جلد 5، صفحہ 67

3 حموی، احمد بن محمد، **غمز عیون البصائر**، دار الکتب العلمیہ، بیروت: جلد 3، صفحہ 128

4 دار الافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: 144212201522
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/youtube-pr-video-ke-zariye-paise-kamana-144212201522/29-07-2021 (Retrieve date: 12-11-2024)

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

سہولت دی گئی ہے۔ لہذا اس کے مقابل ملنے والی رقم بھی تحفہ کے قبیل سے ہی ہو گی۔

## اہم سوال:

عمومی طور پر یوٹیوب سے ملنے والی آمدن کو ویڈیو کی اجرت سمجھا جاتا ہے، اور فقہی قاعدہ ہے کہ "المعروف عرفا کالمشروط شرطا[1]"یعنی جو چیز معروف ہو وہ دلالۃً مشروط ہی ہوتی ہے۔ تو یوں یہ رقم لینا بھی جائز نہیں ہونا چاہیے۔

جواب:

یہ فقہی قاعدہ درست ہے کہ جو چیز معروف ہو وہ دلالۃً مشروط ہی ہوتی ہے لیکن یہ مطلق نہیں ہے بلکہ اس صورت میں ہے جب اس کے مقابل صراحت نہ ہو، کیونکہ معروف ہونے کی بنیاد پر جو بات ثابت ہو رہی تھی وہ دلالۃً ہو رہی تھی اور صراحت دلالت کے مقابلے میں زیادہ پختہ واقع ہوتی ہے تو ایسی صورت میں دلالت ناقابل اعتبار ہو جاتی ہے، اسی لئے ایک فقہی قاعدہ یہ بھی ہے "الصریح یفوق الدلالۃ[2]" (صراحت، دلالت پر فوقیت رکھتی ہے۔) زیر بحث صورت میں اولاً تو مذکورہ بالا کئی قرائن ہی اس دلالت کی نفی کر رہے ہیں؛ اس کے ساتھ ساتھ یوٹیوب نے اپنی پالیسی میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ اس رقم کی تقسیم کاری کا مقصد تخلیق کار کو تحفہ دینا ہے (جیسا کہ اوپر گزرا)، لہذا یہاں بھی اسی کا اعتبار کیا جائے گا اور یوٹیوب سے یہ رقم لینا مشروط نہیں ہو گا۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: "إذا دفع إلى خياط ثوبا فخاطه ولم يشترط الأجر له الأجرة إلا إذا قال لا أريد منك الأجرة. كذا في السراجية"

> ترجمہ: اگر کسی نے درزی کو کپڑا سینے کے لئے دیا لیکن اس کی اجرت بیان نہیں کی اور درزی نے کپڑا سی دیا تو (یہ اجارہ ہی ہو گا اور) اسے اجرت (مثل) دی جائے گی، ہاں! اگر درزی نے یہ کہہ دیا کہ میں تجھ سے اجرت لینا نہیں چاہتا (تو اجرت کا مستحق نہیں ہو گا) اسی طرح سراجیہ میں ہے۔[3]

## خلاصہ کلام:

اصول و نظائر کی روشنی میں شرعاً چینل بنانا، اور ویڈیو اپلوڈ کرنا یا ویڈیو کے شروع میں اشتہار آ جانا تعاون علی المعصیت اور گناہ کے زمرے میں نہیں آئے گا، البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ عمومی مقاصد کے لئے یوٹیوب پر چینل بنانا اور مباح مواد پر مشتمل ویڈیو اپلوڈ کرنا خلاف اولیٰ (تقویٰ کے منافی) ہے۔ البتہ اگر کوئی اچھی نیت کے ساتھ معاشرے کے لئے دینی و ضروری مواد اپلوڈ کرتا ہے تو مقاصد و مزاج شریعت کی روشنی میں اس کا ایسا کرنا مستحسن ہو گا، نیز یہاں یہ پہلو بھی ملحوظ رہے کہ یوٹیوب مونیٹائزیشن پالیسی اپروو (Approve) کرنے سے متعلق تخلیق کار کو کسی حد تک ناجائز ایڈز بلاک (Block) کرنے کا اختیار مل جاتا ہے اور ممکنہ حد تک برائی کے ذرائع کو روکنا بھی شرعاً مستحسن ہے۔

ہاں! اگر کوئی فرد خاص اسی نیت سے ویڈیو/شارٹ اپلوڈ کرے کہ یوٹیوب میری ویڈیو کے ذریعے لوگوں کو ناجائز ایڈز دکھائے

---

1 زرقا، مصطفی احمد، شرح القواعد الفقہیہ، دار القلم، دمشق: صفحہ 237

2 شامی، ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار، دار الفکر، بیروت: جلد 3، صفحہ 142

3 فتاویٰ ھندیہ، دار الفکر، بیروت: جلد 4، صفحہ 521

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

اور اس گناہ کو بڑھانے میں میری ویڈیو بھی معاون و مدد گار بنے؛ تو یہ نیت کرنا گناہ ہے لیکن عمومی طور پر نہ تو کسی مسلمان کی ایسی نیت ہوتی ہے (بلکہ عموماً دیگر جائز دینی و دنیاوی فوائد کا حصول مقصود ہوتا ہے) اور نہ ہی کسی مسلمان کے متعلق یہ بد گمانی کی جا سکتی ہے کہ وہ گناہ پر تعاون کی نیت سے ہی یہ کام کر رہا ہے۔

**سفارشات:**

- فتاوی جات میں وقت اور اشیاء کے طریقہ کار کے بدلنے کے ساتھ ساتھ نظر ثانی کی جانی چاہیے۔
- یوٹیوب کے کمائی کے متعلق فتاوی جات کی جدید معلومات کی روشنی میں نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

OPEN ACCESS **Al Baṣīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

## Bibliography:


1. al-Qur'an al-Karim.
2. A'la Hazrat, Ahmad Raza Khan. *Jadd al-Mumtār*. Maktabah al-Madinah, Karachi.
3. A'la Hazrat, Ahmad Raza. *Fatawa Rizwiyyah*. Raza Foundation, Lahore.
4. Bukhari, Tahir ibn 'Abd al-Rashid. *Khulasat al-Fatawa*. Maktabah Rashidiyyah, Quetta.
5. Thanwi, Ashraf 'Ali, Hakim al-Ummat. *Imdad al-Fatawa*. Zakariyya Book Depot, Hind.
6. Hamwi, Ahmad ibn Muhammad. *Ghamz 'Uyun al-Basa'ir*. Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut.
7. Rashid Ahmad, Mufti. *Ahsan al-Fatawa. al-Qawl al-Mubarrhan*. H.M. Saeed Company, Karachi.
8. Zayla'i, 'Uthman ibn 'Ali. *Tabyin al-Haqa'iq Sharh Kanz al-Daqa'iq*. Matba' al-Kubra al-Amiriyyah, Beirut.
9. 'Uthmani, Zafar Ahmad. *I'la al-Sunan*. Idarah al-Qur'an wa al-'Uloom al-Islamiyyah, Karachi.
10. *Fatawa Hindiyyah*. Dar al-Fikr, Beirut.
11. Mufti Muhammad Shafi. *Jawahir al-Fiqh*. Maktabah Dar al-'Uloom, Karachi.
12. Nabulsi, Abd al-Ghani. *Tahqiq al-Qadiyyah fi Firq bayn al-Hadiyyah wa al-Rishwah*. Maktabah al-Zahra', Cairo.
13. https://jang.com.pk/news/1127972
14. https://www.fatwaqa.com
15. https://www.amjaonline.org
16. https://usmaniapsh.com
17. https://www.farooqia.com
18. https://www.banuri.edu.pk
19. https://almuftionline.com
20. https://www.youtube.com/static?template=terms
21. https://www.google.com/adsense/new/localized-terms
22. https://support.google.com/youtube/answer


**Al Başīrah**, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
*This Work* is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**